بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

الحمد للہ والمنت کہ بین ایام میمنت فرجام کتاب عجائب انتساب مؤلفہ جناب حافظ عبدالرحمن خان صاحب چشتی

قصہ ہاروت ماروت

حسب فرمائش ... تاجران کتب لاہور بازار کشمیری

شیخ محمد عثمان پبلشرز بکسیلرز فتح ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصہ ھاروت و ماروت

تحسین دلا سر بسجدہ جھکا
حضور خداوند ارض و سما

کرے کیا سرِ حمد خلاقِ پاک
ہے روز ازل سے قلم سینہ چاک

کرم سے ترے ذرہ ہو آفتاب
کرے مہر پر ذرہ تیرا عتاب

توجہ ہو گر کارفرما تری
ملے جنّ و انسان کی شاہنشہی

گرائے اگر چشم الطاف سے
شہ جم کو کاسہ گدائی کا دے

تجھی کو ہے زیبندہ شاہنشہی
دو عالم کی ارض و سماوات کی

تری کنہ اسرار ہیں اے خدا
ہے حیران ادراک و عقل و رسا

بجز حضرت فخر عرشِ عظیم
جو ہے بحر عرفاں کا دُرِّ یتیم

ہوا کون اس بحر کا آشنا
تامل کے مارے ہیں گو دست و پا

ہمہ [illegible] ہیں گو جملہ ممتاز کل
ہیں سب باغ ایجاد کے تا نہ گل

محمد ہیں اس باغ کے گل کی بو
عنادل کی جان اُن کی ہے گفتگو

بلا ریب و شک وہ رسالت مآب
بیاضِ رسالت کے ہیں انتخاب

وہ ہیں باعثِ خلق ارض و سما
وہی ہیں رہِ راست کے رہنما

امامِ رسل ہیں وہ خیر الانام
ہوا اونپہ نازل خدا کا کلام

وہی مجھ سے بیکس کے ہیں دستگیر
اونہیں کا لقب ہے بشیر و نذیر

درود و تحیات شام و سحر
محمد ﷺ پہ اور آل و اصحاب پر

التماس مصنف

ہنرمند و مقدار مردم شناس
سخن دان و دانا سے ہے التماس

کہ اس نظم کا گو کہ ناظم ہوں میں
ولیکن نہایت ہی نادم ہوں میں

کہ اِس فن اشرف سے ماہر نہیں
فدائے سخنور ہوں شاعر نہیں

جو اس نظم کی مجھ سے جرأت ہوئی
یہ احباب کی پاس خاطر سے تھی

ہے ہر حرف میں اسکے سہو و خطا
ولے ہے بزرگونسے چشمِ عطا

آغاز داستان عجب بیان

جو ہیں اہل تفسیر فتح العزیز
محدث محقق شاہ عبدالعزیز

انہوں نے ہے تفسیر میں یوں لکھا
یہ مذکور ہاروت و ماروت کا

کہ کہتے ہیں یوں راوی باخبر
روایات ہیں جنکی بس معتبر

کہ ادریس مرسل کے جب عصر میں
نہ آئے شقی دین کے قصر میں

ہوا انکے اعمال بد سے جہاں
مکدر مثالِ دلِ گمرہاں

فرشتوں میں چرچا یہ رہنے لگا
ہر اک ناسزا ان کو کہنے لگا

حقارت اہانت بشر کی مدام
ملائک لگے کرنے ہر صبح و شام

تو خلاق اکبر نے بھیجا خطاب
گروہ ملائک کی جانب عتاب

کہ ترکیب میں جسم انسان کی
غضب اور شہوت ہے رکھی گئی

اسی وجہ سے اِس سے جرم و خطا
عیاں ہوتے رہتے ہیں اکثر سدا

غضب اور شہوت اگر تم کو بھی
ملی ہو تمہاری بھی حالت وہی

فرشتوں نے کی عرض یا ذوالجلال
کئے جائیں گر ہم بشر کی مثال

ترے جرم کے مرتکب زینہار
نہوویں کبھی تا بروز شمار

کہا حقتعالیٰ نے اے بندگاں
ہے آسان اس امر کا امتحاں

دو کس اپنے زمرے سے تم اختیار
کرو تا ہو معلوم تحقیق کار

فرشتوں نے ہاروت ماروت کو
کہ زہّاد و ممتاز تھے انمیں دو

کیا امتحاں کے لئے انتخاب
کھُلے تا کہ سرّ الٰہی کا باب

غضب اور شہوت نے مثل بشر
کیا اُن میں آ امر حق سے اثر

کہا اون کو خالق نے پھر اے اخی
قضا شہر بابل کی تم کو ملی

اُنہیں اسم اعظم بلطف و عطا
خداوند عالم نے تلقیں کیا

کہا پھر کہ فعلِ بد و ناصواب
جو ہیں اُن سے کرنا سدا اجتناب

خصوصاً زنا اور شرک خدا
نکرنا کہ خالق ہو تم سے خفا

گناہِ کبیرہ ہے شرب شراب
بشدت اُٹھائے گا قاتل عذاب

غرض آئے ہاروت ماروت یاں
بایمائے سلطان کون و مکاں

علی الصباح ہر روز افلاک سے
یہ ہوتے تھے عازم کف خاک کے

بشغل قضا صبح سے تا بشام — رہا کرتے مشغول اے نیکنام
بوقت غروب اسم اعظم کو پڑھ — یہ جاتے تھے بالائے افلاک چڑھ
گیا اسطرح اک مہینا گذر — ہوئے انسے آگاہ وواقف بشر
ہوا عدل والصاف نزدیک ودور — فرشتوں کا مشہور اے ذی شعور
زباں زد ہوا خلق کے روز و شب — کہ منصف ہیں یہ شخص ہر دو عجب
کہ کیسا ہی قضیہ ہو یا واقعہ — زبس بے ریا کرتے ہیں فیصلہ
قضا کار اک روز اک فاحشہ — کہ ازبس تھی جو فتنہ زا فاجرہ
حسیں مہ جبیں سیم تن زہرہ نام — سبق بردہ بر ہر زنِ خاص و عام
روایت ہے منقول حضرت علیؑ — کہ یہ فاحشہ اہل فارس سے تھی
لقب اس کا مشہور تھا بندرخت — یہ رکھتی تھی کسبی کا انداز و رخت
پہن جسم پر پوششِ فاخرہ — ہوئی دادخواہ ظاہرا فاجرہ
کیا آکے اِن قاضیوں سے بیاں — کہ ہوں جور شوہر سے میں نیمجاں
مگر اصل میں اسم اعظم کا ذوق — سدا اسکو رکھتا تھا لبریز شوق
جو مدت سے خوگر تھی بد فعل سے — وسیلہ تمنا کا سمجھی اسے
غرض جب فرشتوں سے زہرہ دوچار — ہوئی اِن کو دم میں کیا بے قرار
رہے دیکھکر اس کا حُسن و جمال — وہ قاضی حق آئینہ کے مثال
کیا آکے شیطان نے مجبور جب — تو درخواست کو اپنی لائے بلب
کہا اُسنے مذہب تمہارا ہے اور — مرے دین و آئین کا اور طور
[illegible]ولا کیجیے گا بائیں اختلاف — میں مجبور ہوں مجھ کو کیجے معاف

سوا اسکے سنئیے گا اے ذی شعور
کہ ہے خاوند میرا نہایت غیور

گیا راز یہ اُسکے گر کان تک
مجھے مار ڈالے گا بے شبہ و شک

میرے وصل کی گر تمنا میں ہو
تو پہلے میرے بُت کو سجدہ کرو

کرو میرے خاوند کو زیر تیغ
نہو گا مجھے تم سے پھر کچھ دریغ

وہ بولے معاذ اللہ شرک و قتال
نہایت ہے فعل بد و بد مآل

کرینگے نہ مطلق ہم اسکو قبول
نہونگے ہرگز ظلوم و جہول

وہ عورت یہ سنکر گئی اپنے گھر
کیا عشق نے اُنکے دل میں اثر

دلوں میں محبت نے غلبہ کیا
جگر آتش عشق سے جل اُٹھا

پروردگار اوس کی جانب پیام
فرشتوں نے بھجوایا اے نیکنام

کہ آتے ہیں گھر تیرے ہم میہماں
نگذرے اگر تیرے دل پہ گراں

کہا اُسنے اے بندگان اِلٰہ — منور کرو میرا بختِ سیاہ
میرے گھر میں تشریف لے آیئے — عنایات و الطاف فرمایئے
کیا اُسنے آراستہ اک مکاں — نہایت تکلف سے اے مہرباں
رکھے لا کے پھر شیشہائے شراب — موافق رسومات کے اور کباب
ملائک یہ زہرہ کے جب پہنچے گھر — وہ بیٹھی تب اِن کے قریں آنکر
فرشتوں نے اظہار الفت کیا — کہا اُس سے اپنا دلی مدعا
کہا اُسنے میں نے تمہیں اختیار — دیا چار باتوں میں عشاق زار
بجا لاؤ اُن میں سے چاہو جسے — نہ انکار پھر تم سے ہوگا مجھے
ہے اول مرے بت کو سجدہ کرو — کرو قتل یا میرے خاوند کو
و یا اسم اعظم مجھے دو سکھا — پیو یا کہ ساغر مئے ناب کا
شرائط یہ سب اُسکی مسموع کر — لگے مشورہ کرنے بایکدگر
کہ شرک خدا ہے گناہِ عظیم — سزا قتل کی ہے عذاب الیم
اور اسمِ معظم ہے سرِّ خدا — نہیں اُسکو کر سکتے ہم برملا
مگر سہل سا جرم ہے شرب مے — لہٰذا یہی ہمکو منظور ہے
پیا الغرض آتشیں فام کو — کیا غور اُسکے نہ انجام کو
ہوئے مست بیہوش پیتے ہی دم — شقاوت کے رستے میں رکھا قدم
کیا پھر تو جو کہ اُس نے کہا — یہانتک بُت کو بھی سجدہ کیا
کیا اُسکے خاوند کو بھی زیرِ تیغ — رکھا اسم سے بھی نہ پھر کچھ دریغ
روایت میں وارد ہے اسطور پر — ہوئی زہرہ جب اسم سے باخبر

توبعد از طہارت غسل و وضو — بآئین اسلام طرزِ نکو
کیا اسمِ اعظم کو وردِ زباں — زمیں سے چلی جانبِ آسماں
گئی جب کہ وہ چار ہیں چرخ پر — ہوا حکم سلطان جنّ و بشر
کہ زہرہ ستارہ سے جب متصل — ہو زہرہ تو جاں اُسمیں ہو منتقل
فرشتے گئے اسمِ اعظم کو بھول — ہوئے ہوش میں جب گئے بھول
پشیماں ہوئے سخت نادم ہوئے — نظر اپنی حالت پہ کر رو دیئے
کیا انکے احوال سے باخبر — خدا نے ملائک کو افلاک پر
کہ غایب نہ تھے مجھ سے یہ ہر دو کس — حضوری مری رکھتے تھے ہر نفس
تجلی میں ہر وقت مستور تھے — تھے نزدیک مجھ سے نہ کچھ دور تھے
ہوئے باوجود اسکے شہوت سے خوار — کیا خوف مجھ سے نہیں زینہار
حضوری سے غائب ہو انساں سدا — نہیں اُس کو شہوت پہ غلبہ کیا
ہے عصیان انسان کا یہ سبب — جو ہو مرتکب جرم کا کیا عجب
ملائک ہوئے آسمانی تمام — یہ سُنکر مقرّر خطا خاص و عام
لگے جملہ سکّان چرخ بریں — دعا کرنے پھر بہر اہل زمیں
غرض دیکھکر اپنا احوال زار — یہ مجرم ہوئے مضطرب بیقرار
اور ادریس پیغمبر حق کے پاس — گئے خاطر افسردہ و بدحواس
کیا عرض احوال رنجش مآل — حضورِ رسول ستودہ خصال
کہا پھر کہ ہو جیسے ہمارے شفیع — کہ ہو عفو یہ جرم و فعل شنیع
کیا وعدہ ادریسؑ نے جمعہ کا — ملائک سے کرنے میں حق سے دعا

گیا روز آدینہ جب دم گذر — نہ آیا اثر کچھ دعا کا نظر

تو ان سے نبی خدا نے کہا — اجابت نہیں حق نے کی وہ دعا

رہو دوسرے جمعہ تک تم صبور — کرے عفو شاید خدائے غفور

گئے جمعہ کو جبکہ پیش نبیؐ — یہ پاسخ جو اُنہوں کو ملا اے اخی

کہ حکم شہنشاہ ذوالاقتدار — تمہارے ہوا حق میں یوں آشکار

کہ تکلیف دنیا کرو اختیار — رکھو یاکہ عقبےٰ پر اِسکا مدار

عذاب جہنم کرو گر قبول — کرے گا نہ تم کو خدا یہاں ملول

یہ سنکر لگے کرنے باہم صلاح — کہ کس امر میں ہے ہماری فلاح

عذاب جہاں کو ہے جلدی فنا — عذاب قیامت ہے لا انتہا

ہے سختی دنیا بھی گو سخت طول — ولے چاہیے اس کو کرنا قبول

اِنہوں نے غرض متفق اسپہ ہو — کہا حق کے مقبول و محبوب کو

گوارا ہے ہمکو عذاب جہاں — جہنم سے دے حق تعالیٰ اماں

ملائک کو پھر حکم رب العلےٰ — گنہگاروں کے حق میں صادر ہوا

کہ زنجیر آہن سے سرتا بہ پا — مسلسل کرو جسم ہر ایک کا

کرو بستہ زنجیر سے سر کے بال — رہے عضو کوئی نہ وارستہ حال

معلق کرو چاہ میں سر نگوں — کہ ہوتا ہے جوں طالع واژگوں

ہو اُس چاہ میں آتشِ مشتعل — فرشتوں کے سر سے بہت متصل

ملک چابکِ آتشیں سے انہیں — شب و روز شلاق کرتے رہیں

رہے جب تلک گردش آسماں — رہے یوں ہی طاری عذاب گراں

ملائک نے القصہ وہ سب کہا
جو فرمان شہنشاہ مطلق کا تھا

بیان کرتے ہیں راوئی داستاں
کہ ہر روز ہر دو کو اک ملک
تشدد سے رکھتا ہے اُن پر سدا
فلک سے ملک روز آتے ہیں دو
اسیطور آتے رہیں گے نئے
انہیں تشنہ بیں چاہ میں اے اخی
کہ ان کی زباں تشنگی کے سبب
ملک آب سرد و صفا خوشگوار
دہن سے وہ رہتا ہے بالشت دور

یہ مذکور مقہور عبرت بیاں
لگاتا ہے چابک سحر سے شام تک
عذاب گراں سخت محشر بپا
وہ ہوتے ہیں واپس کل آئے تھے جو
نہ آئیں گے پھر وہ جو آکر گئے
ہے غالب سدا اسقدر تشنگی
نکلتی ہیں خشکیدہ بیرون لب
دکھاتے ہیں اسجابہ لیل و نہار
نہوں تاکہ سیراب یہ با قصور

تڑپتے ہیں ہر چند گو بد ہواس
ولے جا نہیں سکتے چشمے کے پاس

اسیطور سے تا بروزِ جزا
رہے گا یہی حال اُن کا سدا

معوق رہیں گے اسیطور سے
معلق رہیں گے اسیطور سے

رہیں گے سدا چابک آتش فشاں
رہیں گے سدا زخم تن خوں چکاں

جلائے گی دل تشنہ کامی الگ
ڈبائے گا حسرت میں پانی الگ

یہ سنکر کے عبرت بیاں داستاں
ہے سامع کی وردِ زباں الاماں

بشر قہر سے اُس کے ڈرتا رہے
عنایت کی امید کرتا رہے

نہ نازاں ہو ہرگز عبادات پر
رکھے اُسکے لطف و کرم پر نظر

ہے مشہور و معروف یہ جابجا
کہ رتبہ تھا کیا کچھ عزازیل کا

سنا ہو گا صنعاں کا بھی ماجرا
کہ تحریک شیطاں سے کیا کیا کیا

جو ہو موجزن اوسکا قہر و غضب
عبادات ہوں دم میں مردود سب

جو چاہے، کرنا شقی کو سعید
نہیں اُس کی رحمت سے یہ بھی بعید

مذکور طلسما بابل

جو عالم میں مشہور ہے جا بجا
بیاں سحر ہاروت ماروت کا

ثبوت اس کا قرآں سے موجود ہے
خداوند عالم کا فرمودہ ہے

خدا نے کسی مصلحت کے لئے
یہ تھے سحر کامل سے واقف کئے

جو جادوگری اون کو تعلیم کی
اثر اوس کا ایسا کیا ہے قوی

کہ حضرت سلیمان کے عہد کے
شیاطین طاقت یہ رکھتے نہ تھے

نہ وہ اہل بابل کو حاصل ہوئے | رسائی تھی واں تک نہ نمرود کی
بیاں سحر کے جملہ اقسام کا | ہے تفصیل از بس بہت چاہتا
اسیواسطے اوسکو سمجھا فضول | کہ سامع نہ ہوتا کہ خاطر ملول
وے اہل بابل کی اب ہیں یہاں | قلم بند کرتا ہوں اک داستاں
کہ نمرود مردود کے وقت میں | کمال اوسمیں حاصل ہوا تھا نہیں
حقیقت میں ہاروت ماروت سے | کیا اہل بابل نے حاصل اوسے
ہوا تھا نہیں گو کہ از بس کمال | وے اُنکے آگے ہے ان کو زوال
بہت غور و خوض اس میں کرتے تھے یہ | مہارت بڑی اسمیں رکھتے تھے یہ
تواریخ والوں نے ہے یوں لکھا | کہ بابل میں تھا تخت نمرود کا
بنائے تھے ان ساحروں نے وہاں | طلسمات چھ ایسے حیرت بیاں
کہ وہم و خیال اور عقل و تمیز | نہ ہرگز سمجھ سکتی تھی اے عزیز
تھا منجملہ ان چھ کے اک یہ طلسم | بنایا تھا تانبے سے بطخ کا جسم
کہ جب کوئی جاسوس اور کوئی چور | وہاں آتا وہ بط مچاتی تھی شور
اس آواز سے شہر والے تمام | سمجھتے تھے مقصود اے نیک نام
تامل سے سنتے تھے اُس شور کو | پکڑتے تھے جاسوس یا چور کو
بنایا تھا طبلہ طلسم سے دگر | جو تھا غیب کی انکو دیتا خبر
یہ معمول تھا واں کہ جس شخص کی | کوئی شے کسی جا پہ گر گم ہوئی
تو وہ شخص طبلے کے پاس آن کر | اُٹھا مارتا چوب نقارہ پر
بلند اُس سے آواز ہوتی تھی یہ | کہ ہے چیز تیری فلاں اُس جگہ

بوقت تجسس وہ شے دستیاب
اوسی جا سے ہوتی تھی اُسکو شتاب

طلسم سیوم ایک آئینہ تھا
دکھاتا تھا وہ حال مفرور کا

جو صاحب غرض اوس میں کرتا نظر
تو ہوتا تھا غائب اُسے جلوہ گر

کسی کا عزیز ویگانہ اگر
وطن سے کہیں کر گیا ہو سفر

ہو غائب کسی کا نفر یا غلام
نہ معلوم اصلا ہوا اُسکا مقام

بلندی میں وہ یا کہ پستی میں ہو
کسی شہر وہ یا کہ بستی میں ہو

کسی جا پہ زندہ ہو یا مر گیا
ہو ملکِ عدم کو سفر کر گیا

عیاں حال ہوتا وہیں سر بسر
سرِ مو تفاوت نہ آتا نظر

طلسم چہارم کا تھا ایک حوض
ہے غرقاب ادراک میں جسکے خوض

کہ ہر سال اک جشن اوس حوض پر
وہ ترتیب کرتے تھے اے باہنر

سب اعیان واشراف اس شہر کے
وہاں جمع ہوتے تھے افراط سے

زن مرد واطفال برنا و پیر
جو آتے تھے لاتے تھے کچھ آب و شیر

کوئی شہد یا شربت خوشگوار
مے لعل لاتا کوئی بادہ خوار

غرض گھر سے جو کچھ کہ لاتا کوئی
اوسی حوض میں ڈال دیتا وہی

پھر اُس حوض سے ساقی لالہ فام
پلاتے تھے بھر بھر کے لوگونکو جام

وہ شے پہونچتی تھی ہر اک شخص کو
کہ ڈالی تھی اُس حوض میں اُسنے جو

سب افشردہ کو ہوئی ایک جا مگر
نہ آمیز ہوتا تھا باہم دگر

بنایا تھا تالاب پنجم طلسم
ممیز جو کرتا تھا لوگوں کے قسم

تنازع ہو یعنے دو کس میں اگر
نہو واقفی حق و بطلان پر

تو دونوں کو تالاب میں ڈالتے — وہ کذاب صادق کو پہچانتے
کہ آتا تھا سچے کی وہ ناف تک — ڈباتا تھا جھوٹے کو بے شبہ و شک
مگر جب کہ سچ کو وہ کرتا قبول — تو فوراً نجات اُس کو ہوتی حصول
طلسم ششم یہ کہ تھا اک شجر — عجائب تھا جادو کا جس میں اثر
یہ نمرود مردود کے در پہ تھا — خدائی کا تھا جس نے دعوے کیا
کہ سب اس کے دربار کی آدمی — بزیر شجر بیٹھتے اے اخی
کہ یعنی اگر بیٹھتا اک بشر — تو سایہ بھی ہوتا فقط اُسقدر
مگر جسقدر ہوتے جاتے زیاد — فروعات بھی ہوتے جاتے زیاد
یہاں تک کہ ہوں لاکھ گر مرد و زن — تو ہوتا شجر سب پہ سایہ فگن
اگر لاکھ سے ایک افزود ہو — رہیں دھوپ میں سایہ مفقود ہو
طلسمات ایسے عجیب و غریب — تھا نمرود بھی جانتا بے نصیب
اسی زعم میں احمق الناس ہو — خدائی کی سوجھی تھی خناس کو
نہ سمجھا تھا وہ کافر نعمتی — کہ جس نے ہے یہ سلطنت مجھکو دی
وہی سب کا خلاق و معبود ہے — وہی ہر دو عالم کا مسجود ہے
وہ خلاق ہم اُس کی مخلوق ہیں — وہ رازق ہے ہم اُسکے مرزوق ہیں

اشعار دعائیہ

بافضال خلاق ہر دو جہاں — کیا نظم وحشی نے یہ داستاں
جو مرکوز خاطر تھا لکھا گیا — اُٹھاتا ہے اب دل سے دست دعا

الٰہی یہ منظوم مقبول ہو
پسند خلائق میں مشمول ہو

الٰہی ہمیں راہ بد سے بچا
رہِ راست کا اپنے ہو رہنما

دو عالم میں رکھ ہم پہ لطفِ عظیم
بحق جناب رسول کریم صلعم

الٰہی بچا شرِ شیطان سے
کُھلا قبر میں نور ایمان سے

نہ دور کار ہو مجھکو شمع مزار
رہے نور ایماں بہ لیل و نہار

تمت

فہرست

نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد	نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد
کتب وعظ			معین الناصحین ترجمہ اردو		
قرۃ الواعظین اردو ترجمہ	کانپوری	عا ر	انیس الواعظین	کانپوری	۸ر عاد
درہ الناصحین			**کتب معجزات**		
انیس الواعظین فارسی	لاہور	۷ر	کلام المبین اردو	لاہور	۵ر
انیس الواعظین اردو	دہلی	عیعہ ر	تحفہ رسولیہ فارسی	″	۲ر
رفیق الواعظین لاہور	لاہور	۱ر	ایضاً بزبان پنجابی	″	۳ر
دلیل الاحسان	″	۱۰ر	گلدستہ معجزات	″	۵ر
خیر المواعظ مترجم فارسی	کانپور	۱ر	معجزہ محمدی معہ تحفہ حسینی	″	ار
مختار الطالبین فی روضۃ الواعظین	لاہور	۶ر	معجزہ محمدی معہ رسالہ برقی	″	۸ر
انیس الواعظین اردو	مجتبائی	عیعہ ر	معجزہ برقی	″	ـر
انیس الواعظین مجلد	بمبئی	۱۲ر	معجزہ آل نبی	″	ر ر

نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد	نام کتاب	نام مطبع	قیمت فی جلد
معجزہ سیفی	لاہور	ـــ ر	ر چھاپہ بمبئی مجلد	بمبئی	سے ر
معجزہ رسولیہ	″	ـــ ر	پیراہن یوسفی یعنی ترجمہ		
کتب مسمریزم			مثنوی مولانا روم اردو منظوم	نولکشوری	لعہ ر
مجموعہ رسالہ مسمریزم	دہلی	عار	کامل شش دفتر دو جلد میں		
ہر سہ جلد کامل			بستان معرفت شرح مثنوی	″	صہ ر
رسالہ مسمریزم	لاہور	عـــ لعہ ر	روم اردو کامل		
سحر روحانی حصہ اول	″	لعہ ر	لب لباب مثنوی مولانا روم		
کشش روحانی دوم	″	۵ ر	روم مجلد بمبئی فارسی	بمبئی	عـــ ۲ ر
معجزات انسانی طاقت			شجرہ معرفت [illegible] منظوم		
مقناطیسی	نولکشوری	۱۲ ر	مثنوی مولانا روم لب لباب	نولکشوری	عـــ
رسالہ اسرار فرامیشن	″	۱ ر	مناقب محبوبین	″	عـــ ۶ ر
کتب تصوف اردو فارسی			ملفوظات مخدوم جہانیاں	″	عار لعہ ر
کیمیا سعادت فارسی	″	عـــ	حدیقہ حکیم سنائی محشی	″	عار
اکسیر ہدایت ترجمہ اردو			جدید کاغذ خالی و سفید		
کیمیا سعادت	″	عار لعہ ر	بحر العلوم شرح مثنوی		
مثنوی مولوی روم فارسی	″	عـــ	مولانا روم کشش شش دفتر بحر العلوم شرح مثنوی	″	صہ ر